روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 5 جون 2009ء 11 جمادی الثانی 1430 ہجری 5 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 124

باوفا قوم

ایک مستشرق H.M.Hyndman لکھتا ہے۔

اس خدا کے رسول بشر (ﷺ) نے ایمان لانے والوں پر اپنی قوت قدسیہ کی ایسی تاثیر ڈالی کہ نہ تو افلاس اور مصائب کی آندھیوں میں اور نہ ہی حالت یُسر میں کبھی ان سے ادنیٰ سی دھوکہ دہی یا فریب کی شکایت ہوئی۔

(H.M.Hyndman: The Awakening Of Asia London 1919,P.9)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا میں اس زمانہ میں نفاق بہت بڑھ گیا ہے۔ بہت کم ہیں جو اخلاص رکھتے ہیں۔ اخلاص اور محبت شعبۂ ایمان ہے۔ آپ کو خدا آپ کی محبت اور اخلاص کا اجر دے اور تقویت عطا کرے۔ اخلاقِ فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔ ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگزر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے اور اس کا اکمل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا ان دلوں کو کہ ان میں ہمدردی بنی نوع ہوتی ہے۔

صفات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآن شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب ہیں۔ اول یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا فسق و فجور سے بچنا اور کل محرمات الٰہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمر بستہ رہنا۔ دوم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں بڑے خطرے میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستار ہے، غفار ہے۔ رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو۔ اور نماز، روزہ وغیرہ احکام شرعیہ کی پابندی کرتا ہی ہو۔ مگر حق العباد کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔

غرض مومن حقیقی وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونو کو پورے التزام اور احتیاط سے بجا لاوے۔ جو دونو پہلوؤں کو پوری طرح سے مدنظر رکھ کر اعمال بجالاتا ہے وہی ہے کہ پورے قرآن پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ مگر یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزور بازو اور اپنی طاقت سے بجالانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے نیکی پر قدرت دی جاوے اور نفس امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 571)

حقیقۃ الوحی کا مطالعہ

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے بارے میں ایک اہم اعلان میں فرماتے ہیں کہ

"میں اپنی عزیز قوم کے......اُن سب کو جو اِس کتاب (حقیقۃ الوحی ۔ناقل) کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر اُن کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اِس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور مَیں پھر اُن کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کر کے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اِس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر مَیں تیسری دفعہ اُس غیوّر خدا کی اُن کو قسم دیتا ہوں جو اُس شخص کو پکڑتا ہے جو اُس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اِس کو پڑھ سکتے ہوں...... اوّل سے آخر تک ایک مرتبہ اِس کو ضرور پڑھ لیں"

(اعلان 15 / مارچ 1907ء از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 612)

مجلس مشاورت پاکستان منعقدہ 20 تا 22 / مارچ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ علمی اور روحانی معیار بلند کرنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ ضروری ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کو بالخصوص زیر مطالعہ رکھا جائے۔ اس حوالے سے ایک جامع سکیم بنائی گئی ہے۔ جس کی دوسری قسط احباب جماعت کے لئے روزنامہ الفضل کے 27 / اپریل 09ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔ جس کے مطابق ماہ مئی میں حقیقۃ الوحی کے صفحہ نمبر 141 تا 358 تک کا مطالعہ کرنا تھا۔ امید ہے کہ تمام احباب جماعت روزانہ 7 صفحات مطالعہ کے ٹارگٹ کو ملحوظ رکھتے ہوئے حقیقۃ الوحی کے ان صفحات کا مطالعہ کر چکے ہوں گے۔ اب اس سکیم کے ماتحت مؤرخہ یکم جون 2009ء کو پرچہ نمبر 2 روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ہر ایک فرد جماعت اس پرچے کو حل کرے اور حل شدہ پرچہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کو بھجوائے یا اپنے حلقہ کے مربی / معلم صاحب کو جمع کروا دے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 534

کمسن انصاری نوجوان کا سرفروشانہ خلوص

خادم الرسولؐ حضرت انس بن مالکؓ کی طرح حضرت طلحہؓ کا آغاز شباب تھا جب آفتاب نبوت حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی مقدس بستی میں جلوہ گر ہوا علامہ ابوالحسن علی الشیبانی ابن اثیر کا بیان ہے حضرت طلحہؓ جب پہلی بار بارگاہ نبوت میں بغرض بیعت حاضر ہوئے تو آپ نے آنحضورؐ کے دست مبارک کو چوما

(''اسد الغابہ'' جلد 3 صفحہ 57 مطبوعہ بیروت اشاعت 1958ء)

فن اسماء الرجال کے قدیم ترین اور نامور سکالر حضرت حافظ ابوعمر ابن عبدالبر القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی جنوری 1071ء) کی مستند روایت کے مطابق حضرت طلحہ بن براء نے قبول اسلام کے وقت آنحضورؐ سے بصد ادب التجا کی یا رسول اللہؐ آپ جس محبوب کام کا عاجز کو حکم دیں گے تو میں اس کی پوری تعمیل کروں گا اور کبھی نافرمانی ہرگز نہیں کروں گا۔ اس بات سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت محظوظ ہوئے اور ان کے جوش اطاعت پر بہت متعجب ہوئے۔ ازاں بعد حضرت طلحہؓ جلد ہی بیمار ہو کر انتقال کر گئے اور آنحضورؐ نے ان کی قبر مبارک پر نماز جنازہ پڑھائی اور دعا کی۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد دوم صفحہ 316)

ابوداؤد کتاب الجنائز میں آپ کی وفات سے قبل آنحضرت ﷺ کی عیادت کا ذکر بھی ملتا ہے ابونعیم میں محمد بن کعب کے حوالہ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ خصوصی دعا کی کہ الٰہی طلحہ کو اس طرح شرف زیارت عطا ہو کہ تو اسے دیکھ کر مسکرا رہا ہو اور وہ تیرے رُخِ انور پر تبسم کر رہے ہیں۔

(بحوالہ الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد دوم صفحہ 227 مطبوعہ بیروت اشاعت 1328ھ مطابق 1910ء)

شافع محشر کی ایسی پُر جذب و معرفت سے لبریز دعا کا نمونہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام میں سے شاید ہی کسی اور صحابی کے متعلق ملتا ہو۔ حضرت مسیح موعود کا عارفانہ شعر ہے۔

اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
اک تری قید محبت ہے جو کر دے رستگار
جس کو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

اللہ تعالیٰ کے نام سے وابستگی قومی عظمت کا نشان

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایک روح پرور ارشاد:۔

''درحقیقت فرد کے ساتھ کسی چیز کی وابستگی قومی لحاظ سے کوئی بڑا کمال نہیں۔ قومی لحاظ سے بڑائی تبھی ہوتی ہے جب قوم سے اللہ تعالیٰ کا نام وابستہ ہو جائے اسی لئے مجھے ہمیشہ یہ تڑپ رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے اور اس سے سچا اور مخلصانہ تعلق تم کو حاصل ہو اور میں اس غرض کے لئے ہمیشہ کئی قسم کی کوششیں کرتا رہا ہوں میں نے ہزاروں رستے اور ہزاروں ذرائع تمہارے سامنے رکھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان ذرائع پر عمل کر کے سینکڑوں اور ہزاروں مخلص بھی پیدا ہوئے۔''

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1960ء صفحہ 11)

خدا کے بھروسہ پر

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ کو مع ان کے بچے کے اس جنگل میں چھوڑ چلے تو حضرت ہاجرہ نے پوچھا کہ آپ ہمیں یہاں کس کے بھروسہ پر چھوڑ چلے ہیں۔ جہاں نہ پانی ہے نہ کھانا۔ نہ کوئی ساتھی ہے نہ کوئی مددگار تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں تم کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ چلا ہوں انہوں نے کہا بس جاؤ اب ہمیں کسی کی پرواہ نہیں۔ ہمارے لئے ہمارا خدا کافی ہے۔ جب وہ مشکیزہ پانی کا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے لئے چھوڑ گئے تھے ختم ہو گیا اور اسماعیل پیاس کی وجہ سے رونے لگا اور وہاں اردگرد پانی چھوڑ، کہیں سبزہ بھی نہیں تھا تو اس وقت حضرت ہاجرہ گھبرائیں اور بچے کو بلبلاتا ہوا ان سے نہ دیکھا گیا تو ادھر ادھر پانی کی تلاش میں دوڑنے لگیں، لیکن وہاں پانی کہاں مل سکتا تھا۔ خالی ہاتھ واپس بچے کے پاس آئیں مگر بچہ کی شکل دیکھ کر پھر گھبرا گئیں اور بچے کی اضطراب اور بلبلاہٹ کو نہ دیکھ سکیں پھر دوڑنے لگیں۔ آخر کار ایک فرشتہ کے ذریعہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک چشمہ چھوٹا ہے وہ اس جگہ آئیں اور چشمہ کو پایا جس کو آب زمزم کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ''اگر ہاجرہ اس چشمہ کو نہ روک دیتیں تو یہ دور دور تک پھیل جاتا۔

☆☆☆

نعت

میری وردِ زباں ہے یہی اک کلام
اس پہ لاکھوں درود اور کروڑوں سلام

جب سے میں نے ہے سمجھا مقام نبیؐ
مالا جپتا ہوں ان کی بصد احترام

سہہ کے جور و ستم، گالیاں سن کے بھی
وہ پلاتا رہا سب کو اُلفت کے جام

اُس نے روشن کئے سب ہیں کون و مکاں
وہ ہے نور مجسم وہ خیرالانام

وہ ہے ختم رُسل رحمت کل جہاں
اس پہ بھیجو درود، اس پہ لکھو سلام

اس کی قسمت میں لکھی ہے فتح مبیں
کفر و باطل کو اس نے کیا زیرِ دام

ریگزاروں کو اس نے کیا گل فشاں
ابرِ رحمت بنا میرے آقا کا نام

اک نظر کا ہے طالب یہ ابن کریم
میرے مرشد، کرم! میرے آقا سلام

ابنِ کریم

☆......☆......☆

رپورٹ: مکرم محمد افضل ظفر صاحب۔ مربی سلسلہ

کینیا کے کسوموریجن میں فری میڈیکل کیمپ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پوری دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔ اسی سنت کو جاری رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کینیا بھی مختلف جگہوں پر مختلف مواقع پر میڈیکل کیمپ لگاتی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کسومو کے نواحی علاقہ جبروک (Jabrok) میں ایک اور فری میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔

اس میڈیکل کیمپ کے لئے بھی حسب معمول احمدیہ میڈیکل سینٹر کسومو کے عملہ نے تعاون کیا۔ چنانچہ 18 رجنوری کی صبح خاکسار دو کلینیکل افسران اور تین نرسوں کے ہمراہ نو بجے احمدیہ بیت الذکر جبروک پہنچا۔ مقامی چیف اور معلم صاحب اور صدر صاحب جماعت نے مع ممبران مجلس عاملہ ہمارا استقبال کیا۔ دوائیوں وغیرہ کی ترتیب اور دیگر ضروری تیاری کے بعد پونے دس بجے مریضوں کا اندراج شروع کیا۔ مکرم معلم محمد موسیٰ صاحب نے اس کام کو سنبھالا۔ لوگ پرچی لے کر آتے رہے اور اپنی اپنی باری پر میڈیکل آفیسرز سے معائنہ کروا کر ادویات لیتے رہے۔ ایک بجے دوپہر تک تقریباً 190 افراد کو ادویات دی جا چکی تھیں۔ چنانچہ ایک بجے نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کے لئے وقفہ کیا گیا۔ اور پھر تقریباً پونے دو بجے دوبارہ کام شروع کیا گیا اور ساڑھے چار بجے تک 360 مزید مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات دی گئیں۔

اس کیمپ کے لئے 21 ہزار شلنگ کی ادویات خریدی گئیں جن میں سے مبلغ 15 ہزار شلنگ لجنہ اماء اللہ بریڈفورڈ یوکے نے بذریعہ مکرم مولانا نسیم باجوہ صاحب مربی سلسلہ بھجوائے۔ اور باقی رقم مکرم برادرم رشید احمد بھٹی صاحب نے امریکہ سے بھجوائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ ان سب احباب کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کینیا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 راپریل 2009ء)

خلافت کا نظام خدا تعالیٰ کی مدد سے قائم ہوا ہے تا کہ جن مقاصد کے حصول کے لئے بانی جماعت احمدیہ تشریف لائے تھے، ان کی تکمیل ہو سکے۔
آپ کے آنے کا پہلا مقصد یہ تھا کہ انسان اپنے ربّ کی شناخت کر سکے۔ دوسرا مقصد جو آپ نے اپنی بعثت کا بیان فرمایا وہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔

یہ امر نہایت ضروری ہے کہ قیام امن کے لئے دنیا میں انصاف قائم کیا جائے۔ دنیا میں بہت سی جگہوں پر چھوٹی چھوٹی جنگیں ہو رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں قیام امن کا لبادہ اوڑھے ہوئے ان میں ملوث ہیں اور بیش بہا رقوم اس مقصد کے لئے خرچ کی جا رہی ہیں۔ یہ اخراجات بھی دنیا کا اقتصادی نظام تباہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی نفرتوں کو بڑھانے کا باعث بن رہے ہیں۔

جو اضطرابی کیفیت بہت سے ممالک میں نظر آ رہی ہے اور مالی وسائل کا بحران اور ہر سطح پر نفسا نفسی کا عالم یہ دنیا کو دوبارہ عالمی جنگ کی ہولناکیوں میں دھکیل دے گا۔
یہ ایک ضروری امر ہے کہ حکومتیں ملکی سطح پر اپنے شہریوں کو انصاف فراہم کریں۔ مزید برآں جو طاقتور ممالک ہیں وہ غریب ممالک کے حق میں انصاف اور احسان کی پالیسی اپنائیں۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں گلاسگو (سکاٹ لینڈ) کے Lord Provost کی دعوت پر سٹی چیمبر کی پُر شکوہ عمارت کے بینکوئٹ ہال میں 7 /مارچ 2009ء کو منعقدہ تقریب میں حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

آپ کا روحانی پیشوائی کا مخصوص نظام جس کی دینی تعلیم میں نشاندہی کی گئی ہے آپ کی جماعت کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ (لارڈ پرووسٹ گلاسگو)

تقریب میں مختلف معززین کی طرف سے جماعت کی قیام امن کی کوششوں پر خراج تحسین

رپورٹ: مکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ لندن

گلاسگو سکاٹ لینڈ کا سب سے بڑا شہر اور برطانیہ کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ اٹھارہویں صدی سے یہ شہر کاروباری مرکز بنا رہا ہے جہاں سے براعظم امریکہ سے تجارتی قافلوں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ ملکہ وکٹوریہ اور شاہ ایڈورڈ کے دور میں حکومت برطانیہ میں گلاسگو کو دوسرے نمبر پر سب سے ممتاز شہر سمجھا جاتا تھا۔ آج بھی گلاسگو کو یورپ کے بیس سب سے بہترین تجارتی مراکز میں شمار کیا جاتا ہے اور سکاٹ لینڈ کے زیادہ تر کامیاب کاروباری ادارے یہاں پائے جاتے ہیں۔

City Chamber کی

عمارت

گلاسگو شہر کے بیچوں بیچ جارج اسکوائر کے چوراہے پر شہر کی سب سے اہم اور عالیشان عمارت سٹی چیمبر (City Chamber) واقع ہے۔ یہ شاندار عمارت گلاسگو کی سیاسی طاقت اور تاریخی اہمیت کی غماز ہے۔ یہ عمارت 1888ء میں تکمیل کو پہنچی تھی۔ گزشتہ صدی میں یہ عمارت شہر کی مختلف آنے والی کاؤنسلز کے لئے مرکز کا کام دیتی رہی ہے۔ یہ وکٹورین دور کے فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ ہے اور چار منزلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی سطح پر دفاتر واقع ہیں۔ سنگ مرمر اور گرینائٹ کے ستون ہیں۔ ایلاباسٹر اور سنگ مرمر کی سیڑھیاں ہیں اور سونے کے پانی سے آویزاں چھت جس کے اوپر شیشے سے بنا ہوا منقش گنبد ہے۔ تمام دنیا سے آنے والی مشہور و معروف شخصیات جن میں شاہی خاندان کے افراد شامل ہیں انہوں نے یہاں رکھی گئی تاریخی مہمانوں کی کتاب (Visitor's Book) میں دستخط کئے ہوئے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے سربراہان مملکت اس ہال کی خوبصورتی دیکھ کر متاثر ہوئے ہیں۔ دیواروں پر بڑی بڑی پینٹنگز مصوراتی مہارت سے شہر کو آزادی کا پروانہ ملنے کی عکاسی کر رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سکاٹ لینڈ کے کلچر، ثقافت اور تاریخ کو بھی تصویری رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور سکاٹ لینڈ کے چار بڑے دریاؤں کا خوبصورت نقشہ بھی ان میں نظر آتا ہے۔

فن تعمیر کا مرقع ہونے، شہر کے عین وسط میں واقع ہونے اور حکومتی باگ ڈور کی حامل ہونے کے باعث یہ عمارت علاقہ بھر میں مُلکی اور غیر مُلکی سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ گلاسگو شہر کے منتظم اعلیٰ Lord Provost نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت احمدیہ کی سو سالہ جوبلی کے موقع پر اس سٹی چیمبر میں تشریف آوری کی دعوت دی۔ (یاد رہے کہ سکاٹ لینڈ میں Lord Provost کی اصطلاح میئر (Mayor) کے متبادل ہے)

جب حضور انور سٹی چیمبر تشریف لائے تو لارڈ پرووسٹ نے حضور انور کا خیر مقدم کیا۔ حضور انور نے عمارت کی خوبصورتی کی تعریف فرمائی۔ یہ عمارت 1888ء میں بنی تھی گویا جماعت کے قیام سے ایک سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ حضور انور کے استفسار پر لارڈ پرووسٹ نے بتایا کہ شہر کی آبادی اس وقت چھ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس سال ان کی پیدائش ہوئی اس وقت گلاسگو شہر کی آبادی اس سے دوگنی تھی۔ اس وقت بھی اردگرد کے علاقوں کی آبادی کو شامل کر لیا جائے تو وہ بارہ لاکھ کے قریب ہے مگر بلدیاتی تقسیم کے تحت جتنا رقبہ گلاسگو شہر تصور کیا جاتا ہے اس حساب سے آبادی چھ لاکھ بنتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سکاٹ لینڈ نے بہت سے برطانوی لیڈروں کو جنم دیا ہے۔ برطانوی راج کے زمانہ میں بھی یہاں کے بہت سے باشندے باہر کے ممالک میں کلیدی عہدوں پر خدمات بجا لاتے رہے۔ اس وقت بھی وزیراعظم برطانیہ گارڈن براؤن اور وزیر خزانہ سکاٹ لینڈ کے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

لارڈ پرووسٹ نہایت احترام سے حضور انور سے گفتگو کرتے رہے۔ جس کے بعد انہوں نے حضور کی خدمت میں Visitor's Book دستخطوں کے لئے پیش کی جس میں بہت سے سربراہان مملکت اور شاہی خاندان کے افراد کے دستخط موجود ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ جو بھی پیغام اس کتاب میں لکھے جائیں ہم کوشش کرتے ہیں کہ تمام آنے والے اسے پڑھ سکیں اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

گلاسگو شہر کی طرف سے حضور انور کو تحفہ پیش کیا گیا حضور انور نے بھی خلافت جوبلی کا ایک یادگاری تحفہ انہیں پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنے میزبان کے ساتھ Banquet Hall میں تشریف لے گئے۔

استقبالیہ تقریب

لارڈ پرووسٹ کی تقریر

تقریب شروع ہونے پر لارڈ پرووسٹ نے جن کا نام کاؤنسلر Bob Winter ہے حضور انور اور دیگر معزز مہمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی یہاں آمد سے بہت خوشی ہوئی ہے اور میں آپ کو اس خوبصورت جگہ پر اور اس عظیم شہر میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے احساس ہے کہ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی آمد جبکہ اس سال آپ خلافت کی صد سالہ جوبلی منا رہے ہیں جماعت کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ ہم جو گلاسگو کے باشندے ہیں اس چیز پر فخر کرتے ہیں کہ ہم خوش خُلق اور خوش طبع لوگ ہیں۔ اور اس چیز پر بھی فخر کرتے ہیں کہ ہم اپنی سوسائٹی میں بسنے والے مختلف نسلی اور ثقافتی طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے آپس میں مثبت اور صحتمندانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ حاضرین میں سے جن لوگوں نے گلاسگو میں رہائش اختیار کی ہے، میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ میرے اس خیال سے متفق ہوں گے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کی جماعت جو یہاں بیت سے وابستہ ہے اس کے افراد یہاں کے بہت باعزت شہری ہیں اور روزمرہ کی زندگی کے کاروبار میں انہیں نہایت عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم خاص طور پر آپ کی جماعت کی طرف سے قیام امن کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور جو کاوشیں آپ مذاہب کے درمیان اچھے تعلقات اور افہام و تفہیم کے لئے کرتے ہیں ان کی خاص طور پر قدر کرتے ہیں۔

معاشرہ میں آپ کی جماعت کے فلاحی اور اعلیٰ معیار کے کردار کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہی باتیں (دین حق) کی تعلیمات کی سچی تصویر پیش کرتی ہیں اور آج کی دنیا میں اس کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ انہوں نے افسوس کے ساتھ کہا کہ اکثر دنیا میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مذہب کے نام پر تفریق اور نفرت کو ہوا دی جاتی ہے۔ مگر جیسا کہ آپ کی جماعت جانتی ہے کہ امن کے ساتھ، رواداری کے ساتھ اور کھلے دل اور ذہن کے ساتھ کی گئی افہام و تفہیم ہی وہ واحد اور معقول روش ہے جس کے ذریعہ پریشانیوں میں گھری ہوئی دنیا امن کا راستہ تلاش کرسکتی ہے۔

لارڈ پرووسٹ نے کہا کہ میرے خیال میں آپ کا روحانی پیشوائی کا مخصوص نظام جس کی قرآن کی تعلیم میں نشاندہی کی گئی ہے آپ کی جماعت کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے کیونکہ آپ کے علاوہ دوسرے لوگ ہمیشہ اس قسم کے پُر امن حوصلوں کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے خیالات ایسی مضبوط بنیاد پیدا کرنے والے ہیں جن سے معاشروں کے درمیان اور ملکوں کے مابین صلح اور آشتی کے کام انجام پاسکتے ہیں۔

اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے گلاسگو شہر کے باشندوں کی طرف سے حضور انور اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

حضور انور کی طرف سے استقبالیہ تقریر کے جواب میں مختصر خطاب

استقبالیہ تقریر کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے Lord Provost کو مختصراً کچھ جوابی کلمات فرمائے جس میں حضور انور نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سب سے پہلے میں گلاسگو شہر کے لارڈ پرووسٹ اور گلاسگو کے شہریوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کی صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر اپنی محبت اور برادارانہ جذبہ کے تحت آج کی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس کا اظہار انہوں نے اپنی تقریر میں بھی کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو مختصر وقت میں نے ان کے ساتھ ان کے دفتر میں گزارا اس سے مجھے دلی خوشی ہوئی کہ اس وقت بھی دنیا میں اس قسم کے کچھ لوگ باقی ہیں جو اپنی طرف بڑھے ہوئے محبت کے ہاتھ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور انسانیت کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہی جذبہ مجھے دوسرے سکاٹ لینڈ کے باشندوں میں نظر آیا جس کے لئے میں تہِ دل سے ان کا ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں۔

دیگر معززین کی تقاریر

حضور انور کے ان کلمات کے بعد **ڈاکٹر مالکم گرین (Dr.Malcolm Green)** نے مختصر تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ بیس سال سے میں یہاں کی جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں اور ان کی معاشرتی خدمات کو سراہتا ہوں۔ حضور انور سے مخاطب ہوکر انہوں نے کہا کہ آپ کا لائحہ عمل جس کا نعرہ آپ کی جماعت بلند کرتی ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' آپ کی پہچان بن گیا ہے۔ اور میرے خیال میں کسی بھی گروہ کے لئے اس سے بہتر لائحہ عمل نہیں ہوسکتا جس پر آپ عمل پیرا ہیں۔ آپ نے ہمیں یاد دہانی کروائی ہے کہ اس اصول پر عمل کرنا آج کی دنیا میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اور خاص طور پر اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو دین حق کی تعلیمات کو مشعل راہ جانتے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی، اپنے خاندانوں میں بھی، معاشروں میں بھی اور دنیا بھر میں بھی۔ اس وقت مومنوں پر خاص طور پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں پر بھی ہوں دوسرے شہریوں کو اور دنیا کو بتائیں کہ دین حق کی تعلیمات جو قرآن میں ہیں وہ امن کی ہدایت دیتی ہیں اور یہ بھی کہ اگر قرآن کی ان ہدایات پر عمل نہ کیا جائے تو کس قدر خطرات درپیش ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جہاں جہاں بھی آپ کے ممبر رہتے ہیں، میں ان سے کہوں گا کہ وہ اس پُر امن تعلیم کا پرچار قریہ قریہ اور بستی بستی کرتے رہیں کیونکہ صرف اسی راستہ کو اپنانے سے دنیا میں رواداری کے ساتھ بسنے والا پُر امن معاشرہ قائم ہوسکے گا۔

✿...... اس کے بعد **Linda Fabiani جو قریب کے زمانہ تک Minister for Communities** رہی ہیں نے مختصر تقریر کی۔

انہوں نے حضور انور اور معزز مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تقریباً دو سال پہلے میرا پہلا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا۔ Straven کے شہر میں جا بجا پوسٹر لگے ہوئے تھے جن پر لکھا تھا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔ یہ جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کئے گئے قیام امن کے موضوع پر جلسہ کی دعوت تھی۔ لہٰذا میں بھی معلوم کرنے کے لئے وہاں پہنچی کہ دیکھوں کن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جو کچھ میں نے وہاں سنا اس سے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ میں جماعت کے ممبران کے جذبۂ خیر سگالی، امن کی تعلیم کے پرچار اور جذبۂ محبت سے بے حد متاثر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس بات کے لئے ان تھک کوششیں کرتے ہیں کہ مذاہب کے درمیان اور ان لوگوں سے بھی جو کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتے تبادلۂ خیال کے ذریعہ افہام و تفہیم ہو تا کہ دنیا میں امن کا قیام ہوسکے۔

انہوں نے کہا کہ آج کی دنیا میں یہ دستور بنتا جا رہا ہے کہ جیسے ہی کوئی مذہب کا یا اصول کا نام لے لوگ فوراً اپنے کان لپیٹ لیتے ہیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ جب تک ہر معاشرہ میں سے کچھ لوگ یہ پیغام سننے اور ان پر تبادلۂ خیال کرنے کی طرف نہیں آئیں گے تو امن، محبت اور رواداری کی فضا کا قیام ممکن نہیں ہوسکے گا۔ یہ وہ معاشرہ ہوگا جس کی تمنا مجھے بھی ہے اور بہت سے افراد دنیا میں اس کے طلبگار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور نے اس سے پہلے یہ نصیحت کی تھی کہ لوگوں کو اپنی روزمرہ کی زندگیوں کا جائزہ لیتے ہوئے روزانہ کم سے کم ایک احسان کا سلوک کسی سے کرنا چاہئے۔ یہ بات میرے دل میں گھر کرگئی کہ واقعی بڑے بڑے کارناموں کے پیچھے ہر قدم جو اٹھایا جاتا ہے اس بات کی بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے۔

اس کے بعد **Mr.Wolfgang Messenger جو جرمنی کے کونسلر جنرل ہیں** اور گلاسگو میں مقیم ہیں انہوں نے مختصر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ بہت اعزاز کا باعث ہے کہ مَیں آج اس تقریب میں شامل ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ چند ماہ پہلے برلن میں (جو حصہ پہلے مشرقی برلن کہلاتا تھا) جماعت احمدیہ نے بیت تعمیر کی ہے اس کا افتتاح حضور نے فرمایا، جس سے پہلے اس علاقہ میں مومنوں کے بیت بنانے کے خلاف بہت ردّعمل پایا جاتا تھا مگر اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے رہنے والے لوگ جماعت سے بہت خوش ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ ''ہمارے یہ نئے ہمسائے بہت اچھے ہیں''۔ اس طرح جو لوگ آپ کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے آپ کے اچھے اخلاق نے ان کے دل جیت لئے ہیں۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حاضرین سے انگریزی زبان میں جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

حضور انور نے بِسْمِ اللّٰہِ اور اس کے ترجمہ سے خطاب کا آغاز فرمایا۔ پھر فرمایا:

جیسا کہ ہمیں علم ہے اس تقریب کا انعقاد کرنے کی وجہ جماعت احمدیہ کی خلافت جوبلی کے موقع پر آپ کے نیک اور برادرانہ جذبات ہیں۔ اس ضمن میں میں مختصراً قیام خلافت کے مقاصد پر کچھ روشنی ڈالوں گا۔ کیونکہ کچھ عناصر خلافت کے بارہ میں اس قسم کے اظہار کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں میں لفظ خلافت سنتے ہی خوف پیدا ہونے لگتا ہے۔

حضور نے فرمایا: خلافت کا نظام خدا تعالیٰ کی مدد سے قائم ہوا ہے تا کہ جن مقاصد کے حصول کے لئے بانیٔ جماعت احمدیہ تشریف لائے تھے ان کی تکمیل ہوسکے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ وہی مسیح موعود اور مصلح ہیں جن کے آنے کی دنیا منتظر تھی۔

بانیٔ جماعت احمدیہ کے آنے کے مقاصد کیا تھے؟

اس کا جواب ان کی تقریروں اور تحریروں میں موجود ہے جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے آنے کا پہلا مقصد یہ تھا کہ انسان کی مدد کی جائے تا کہ وہ اپنے ربّ کی شناخت کر سکے۔ انسان کو دعوت دی جائے کہ وہ اپنے خالق کے سامنے جھکے اور مزید یہ کہ خدائے واحد کے علاوہ دوسرے خداؤں کے تصور کو دُور کیا جائے۔ غرض یہ کہ انسان اس حقیقت کو سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے اور ہر آن اپنی تمام قدرتوں کے ساتھ موجود ہے۔

دوسرا مقصد جو آپ نے اپنی بعثت کا بیان فرمایا وہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ خدا کی پیدا کردہ مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شعور اور سمجھ بوجھ انسان کو عطا ہوئی ہے اور وہ اشرف المخلوقات ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ اگر ہم آج کی دنیا کو گہری نظر سے دیکھیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اب تک ان دونوں مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو پایا۔ حالانکہ بظاہر دنیوی ترقیات کی رفتار ایسی ہے کہ زندگی میں جو سہولتیں حاصل ہوگئی ہیں چند صدیاں پہلے کیا، چند دہائیاں پہلے بھی ان کا تصور ممکن نہیں تھا۔ نئی نئی ایجادات اور نئی وضع کی سواریوں اور جدید ذرائع ابلاغ نے دنیا کو سمیٹ کر ایک بین الاقوامی بستی کا رُوپ دے دیا ہے۔ روابط کی آسانیوں نے وہ ذرائع حاصل کر لئے ہیں کہ غریب اور امیر ممالک مسلسل آپس میں رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں۔ یہ صورتحال بظاہر تو ایسی ہے کہ انسان کو برتری حاصل ہوگئی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے دور جا پڑا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قطع نظر ان لوگوں کے جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتے، باقی لوگ جو مذہب پر ایمان رکھنے کے دعویدار ہیں انہوں نے بھی مذہب کی بنیادی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا ہے جبکہ ان کے مذہب نے انہیں خدا تعالیٰ کی شناخت عطا کی تھی اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دی تھی۔

اس پر حضور نے فرمایا کہ جو ذہن رسا انسان کو عطا کیا گیا ہے، انسان کو تو خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا کہ اس کے ذریعہ انسان نے جدید ترقیات حاصل کی ہیں۔ اس کی وجہ سے اسے خاص طور پر اپنے ربّ کے حضور جھک جانا چاہئے تھا مگر صورتحال یہ ہے کہ ان لوگوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے جو خدا تعالیٰ کے احسانات کو نہیں مانتے۔ مشرق و مغرب دونوں میں یہی حال ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اس وقت خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں اور اپنی عبادتگاہوں میں جا کر عبادت کرتے ہیں ان کی اگلی نسل خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کو لوگوں کے فرسودہ ذہن کی تخلیق سمجھتے ہیں اور مذہب صرف ایک مذاق بن کر رہ گیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان نہیں رکھتے وہ خیال کرتے ہیں کہ انسان کو جو جدید ترقیات حاصل ہوئی ہیں وہ انسان نے اپنی

استعدادوں کے بل بُوتے پر حاصل کی ہیں۔اس کے نتیجہ میں سمجھ لیا گیا ہے کہ انسان ہی تمام ترقیات کا مصور اور انہیں تشکیل کرنے والا ہے۔مگر ہم احمدی خداتعالیٰ کو خالق اور مالک مانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ جو علوم اور فنون انسان نے حاصل کئے ہیں ان کا اس زمانہ میں ظہور میں آنا خداتعالیٰ کی طرف سے مقدر تھا۔قرآن کریم وہ شریعت ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ؐ پر نازل ہوئی۔اس میں خداتعالیٰ نے واضح اشارے اس سمت میں فرمادئے تھے۔میں اس حقیقت کو قرآن کریم سے چند مثالیں پیش کرکے واضح کروں گا۔

حضور نے فرمایا کہ سورۃ التکویر(81) آیت نمبر 4 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''جب پہاڑ چلائے جائیں گے''۔ اس آیت کریمہ کے کئی معانی ہیں۔مثلاً پہاڑوں میں راستے بنا کر گویا انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا دیا جائے گا۔جس طرح ڈائنا مائٹ وغیرہ کے ذریعہ اب پہاڑوں کو اڑا یا جاتا ہے۔1400 سال پہلے انسان کو اس کی صلاحیت حاصل نہیں تھی۔

دوسرا مفہوم اس کا وہ بحری جہاز ہیں جو جب چلتے ہیں تو پہاڑوں کے چلنے کا منظر پیش کرتے ہیں اور بڑی تعداد میں مسافروں اور ٹیلوں کی طرح لادے ہوئے سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتے ہیں۔ ڈیڑھ ہزار سال پہلے کشتی رانی اس قدر وسعت کی حامل نہیں تھی۔

حضور نے فرمایا: ایک اور نشاندہی جو قرآن کریم نے پیش کی وہ سفر کی سہولتوں کی طرف واضح اشارہ ہے۔اس زمانہ میں اونٹوں کے ذریعہ سفر کئے جاتے تھے اور انہیں اس وجہ سے نہایت قیمتی چیز سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کریم نے پیشگوئی فرمائی کہ اونٹوں کی سواری متروک ہو جائے گی۔چنانچہ سورۃ التکویر کی آیت نمبر 5 کا حوالہ دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی''۔یعنی ان کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہے گی اور اونٹوں سے بہتر اور زیادہ تیز رفتار سواریاں حاصل ہو جائیں گی جیسا کہ گاڑیوں، ریل اور جہازوں سے ظاہر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ چند مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں جن سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ خداتعالیٰ موجود ہے اور وہ اپنے چنیدہ بندوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ہم نے دیکھا ہے کہ سینکڑوں سال کے بعد اس کے فرمان کی تکمیل مقررہ وقت پر ہوگئی اور اس چیز پر دلیل بن گئی کہ وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ یہ نقطہ ان لوگوں کے لئے دعوت فکر ہے جو خداتعالیٰ کی ہستی کا انکار کرتے ہیں اور بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھتے ہیں تا کہ وہ انسانوں کو مذہب اور خدا سے دور کرسکیں یا جو لوگ ان خیالات کے پیچھے چل پڑتے ہیں ان کے لئے خاص طور پر لمحۂ فکریہ ہے۔

حضور نے فرمایا: انسان کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کو پہچانے۔

دوسرا فریضہ جس کی طرف بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں توجہ دلائی ہے وہ حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ظاہری طور پر تو دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ انسانوں کی فلاح کے کام کرنے چاہئیں اور بعض فلاحی ادارے واقعتاً یہ کام کر بھی رہے ہیں مگر ان کے پاس محدود مالی ذرائع ہوتے ہیں اور ان کے دائرے وہیں تک محدود ہوتے ہیں جہاں تک حکومتیں انہیں اجازت دیتی ہیں۔اس لئے یہ ایک ضروری امر ہے کہ حکومتیں ملکی سطح پر اپنے شہریوں کو انصاف فراہم کریں۔مزید برآں جو طاقتور ممالک ہیں وہ غریب ممالک کے حق میں انصاف اور احسان کی پالیسی اپنائیں۔

حضور نے فرمایا کہ انفرادی سطح پر ہر شخص کو اپنی انا کی قربانی دینی چاہئے اور نیکی کے جذبہ کے تحت دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کرنی چاہئے۔ اس سلسلہ میں خداتعالیٰ نے جو ہدایات قرآن کریم میں عطا فرمائی ہیں وہ ہر شخص کے لئے اور ہر حکومت کے لئے مشعل راہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل آیت نمبر 91 میں فرمایا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے۔حضور نے فرمایا کہ یہ ہدایت انصاف کے قیام کا سنہری اصول ہے۔یہاں عدل کا حکم ہے۔عدل کا مطلب مکمل انصاف ہے اور مکمل انصاف کا تقاضا کیا ہے؟ قرآن کریم اس پر یوں روشنی ڈالتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو۔یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو''۔

حضور نے فرمایا یہ انصاف کا سب سے اعلیٰ معیار ہے۔نہ تو فرد کی سطح پر اور نہ قوم کی سطح پر اجازت ہے کہ انصاف کے علاوہ کوئی دوسری راہ اختیار کی جائے۔

حضور نے فرمایا: کیا یہ وہ خوبصورت ہتھیار نہیں ہے جو نفرت کی تمام دیواروں کو مسمار کر دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دوسری چیز جو بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ اگر تم محبت بڑھانا چاہتے ہو اور دنیا سے دشمنیوں اور نفرتوں کا خاتمہ چاہتے ہو تو لوگوں سے نرمی اور احسان سے پیش آؤ۔جس نے تم سے زیادتی کی تھی جب تم اس پر قابو پالو اور جب دیکھو کہ وہ اپنے کئے پر نادم ہے اور معافی کا خواہاں ہے تو معاف کردو۔اصل مقصد تو اصلاح کرنا ہے۔ اگر بغیر سزا کے اصلاح حاصل ہوسکتی ہے تو ضرور معاف کردو۔ یہ انصاف کا اعلیٰ تصور ہے۔ انصاف کا تقاضا ہے کہ سزا جرم کے برابر ہو، اس سے بڑھ کر نہ ہو۔مگر احسان کا تقاضا ہے کہ یا تو سزا میں کمی کردو یا معاف کردو۔مزید ہدایت یہ دی گئی ہے کہ احسان کرنے کے بعد جتاؤ نہیں بلکہ اپنے قریبیوں کی طرح بخش دو۔اس کی اعلیٰ مثال ماں باپ کی طرح ہے جیسا کہ ماں باپ بچوں کے قصور معاف کردیتے ہیں۔اپنی نیکیوں کا احسان نہیں جتاتے اور نہ ہی کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں۔

حضورانور نے مزید فرمایا کہ آج ہم اگر حالات کا تجزیہ کریں تو یہ بات بڑی وضاحت سے سامنے آجاتی ہے کہ احسان تو دور کی بات ہے انصاف کے تقاضوں کو بھی پورا نہیں کیا جاتا۔یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بے چینی بڑھ رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کمزور اور طاقتور کا تصادم ہو رہا ہے۔گزشتہ صدی میں دو عالمی جنگیں لڑی گئی ہیں۔پہلی جنگ کے بعد اقوام کی عالمی تنظیم بنائی گئی مگر انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا۔نتیجتاً دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی جس کا اختتام انجام کار ایٹم بم کے استعمال پر ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ پھر انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ان تدابیر پر غور کیا گیا جن کے ذریعہ جنگوں کی روک تھام ہو سکے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے چھوٹے بڑے ممالک میں ایٹم بم بنائے گئے ہیں۔بعض ان میں سے ایسے ہیں کہ جہاں لوگوں میں احساس ذمہ داری کی کمی ہے اور جن کو پورا شعور نہیں کہ ان ہتھیاروں کا استعمال کس قدر ہولناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔حضور نے فرمایا کہ یہ ایک خوفناک حقیقت ہے کہ اگر وہ ہتھیار استعمال کئے گئے تو اس قدر ہلاکت ہونے کا اندیشہ ہے کہ قیامت کا نظارہ ہوگا۔اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ قیام امن کے لئے دنیا میں انصاف قائم کیا جائے۔ دنیا میں بہت سی جگہوں پر چھوٹی چھوٹی جنگیں ہو رہی ہیں۔ بڑی طاقتیں قیام امن کا لبادہ اوڑھے ہوئے ان میں ملوث ہیں اور بیش بہا رقوم اس مقصد کے لئے خرچ کی جارہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر گہرائی میں جاکر دیکھا جائے تو یہ اخراجات بھی دنیا کا اقتصادی نظام تباہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی نفرتوں کو بڑھانے کا باعث بن رہے ہیں یہ جو حالات پیدا ہوئے ہیں اس کے اثرات امیر مغربی ملکوں پر بھی پڑ رہے ہیں۔یہاں تک کہ وہ اپنے ملکوں میں اقتصادی بحران کا اقرار کررہے ہیں۔اس لئے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ سنجیدگی سے غور کریں کہ کن ذرائع سے حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے۔اور سب کے حقوق کس طرح ادا ہو سکتے ہیں۔ اور کس طرح انصاف کا قیام عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ ورنہ جو اضطرابی کیفیت بہت سے ممالک میں نظر آرہی ہے اور مالی وسائل کا بحران اور ہر سطح پر نفسانفسی کا عالم یہ دنیا کو دوبارہ عالمی جنگ کی ہولناکیوں میں دھکیل دے گا۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ تنبیہات میں خوف وہراس پھیلانے کے لئے نہیں کررہا۔تھوڑا سا پیچھے پلٹ کر دیکھ لیجئے۔ابھی نو ہی سال ہوئے ہیں ہمیں اس صدی میں داخل ہوئے اور اس دوران فساد اور خونریزی روز بروز بڑھتی نظر آتی ہے۔دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بمشکل ہی کوئی کوشش ہو رہی ہے۔اخباری رپورٹوں کے مطابق قانون کا جو احترام اور خوف چند سال پہلے تک موجود تھا وہ مغربی ممالک میں بھی کم ہوتا جارہا ہے۔چھریاں چاقو لے کر سرعام لوگوں پر حملوں کا رجحان بھی بڑھتا جارہا ہے۔بعض دفعہ ان جرائم کا ذمہ دار غیر ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کو ٹھہرایا جاتا ہے مگر اس کی وجہ سے حقیقت میں خداتعالیٰ سے دوری اور بے لگام خواہشات کا تعاقب ہے۔حضور نے فرمایا: اگر ہم صورتحال کا گہری نظر سے تجزیہ کریں تو یہی وجوہات سامنے آتی ہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ غیر ترقی یافتہ افریقن اور ایشین ممالک ہیں۔وہاں بھی ہمیں ایک ردّعمل دکھائی دیتا ہے جس کی ذمہ داری تمام تر امیر اور طاقتور ملکوں پر ڈالی جاتی ہے حالانکہ میں اس میں ان کی اپنی بیوقوفیوں کے نتیجے کو صاف ظاہر ہوتے دیکھتا ہوں۔مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ان غریب ممالک کے حقوق کی پامالی بھی اس کا سبب ہے۔ان غریب ممالک کی جو شکایات ہیں وہ برحق ہیں۔ ذرائع ابلاغ کے مہیا ہونے کے باوجود جن کے ذریعہ تعلقات بہتر بنائے جاسکتے تھے نفرتوں کی دیواریں کھڑی کی جارہی ہیں اور دلوں کی دُوری کا باعث بن رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مغربی ممالک میں بھی بے چینی ہے کہ قیام امن کے لئے جو کثیر رقوم خرچ کی جاری ہیں ان سے ان کی اپنی ملکی معیشت متاثر ہو رہی ہے۔ اقتصادی بحران کے نتائج دن بدن کھُل کر سامنے آ رہے ہیں۔ بیروزگاری اور مہنگائی بڑھتی جارہی ہے۔ دشمنی اور نفرت کے جذبات دوسرے ممالک کے خلاف بڑھ رہے ہیں۔مثال کے طور پر اگر یہاں مغرب میں بعض جگہ یہ نعرے بلند کئے جارہے ہیں کہ افریقن اور ایشین باشندوں کو ملازمتیں کیوں دی جائیں، مراعات کیوں دی جائیں، ان کی مدد کیوں کی جائے جبکہ وہ ہماری معیشت میں مدو معاون نہیں ہیں۔حضور نے فرمایا اس صورتحال کے پیش نظر نہایت اختصار سے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امن کا دارومدار انصاف پر ہے اور اقتصادی خوشحالی امن کی مرہون منت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان اعلیٰ قدروں کا حصول صرف تبھی ممکن ہے جب انسان اپنے خالق کو پہچانے گا اور صرف تب ہی وہ مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے قابل ہوسکے گا۔

حضور نے تنبیہ فرمائی کہ اگر صورتحال یونہی ابتر ہوتی چلی گئی تو تصادم میں اضافے ہوتے چلے جائیں گے اور نفس پرستی بڑھتی چلی جائے گی۔نتیجۃً تمام دنیا تباہی کے گڑھے میں جا پڑے گی اور آنے والی نسلیں اس ظلم کا ذمہ دار ہمیں ٹھہرائیں گی۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ ان مشکل حالات میں سب اپنی تمام طاقت مجتمع کرکے کوشش کریں کہ دنیا میں امن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ جو اس سرزمین کے باشندے ہیں جو نہایت زرخیز زمین سمجھی جاتی ہے، کہ اس نے بہت سے

سیاستدانوں اور بین الاقوامی رہنماؤں کو جنم دیا ہے، آپ ملکی سطح پر بھی اس سلسلہ میں آگے بڑھ کر ان اصولوں کو اپنائیں۔

حضور نے آخر میں مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا یہاں آنا محبت اور آشتی کے قیام کی سمت میں بہت اہم قدم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

خطاب کے بعد حضور انور نے بعض معزز مہمانوں کی خدمت میں خلافت جوبلی کے یادگاری تحائف پیش کئے۔ مکرم عبدالغفار عابد صاحب ریجنل امیر جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ نے مہمانوں کا تعارف کروایا۔ بہت سے معززین شہر کو حضور انور سے متعارف کروایا گیا۔ تقریب کے اختتام پر حضور انور نے دعا کروائی۔

مہمانوں کے تأثرات

حاضرین میں سے بعض نے بعد میں ایم ٹی اے کے نمائندوں سے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

❁......Lord Provost نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات میں مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ بہت فراست رکھنے والے انسان ہیں۔ امن کے حامی اور بین الاقوامی معاملات کے بارہ میں گہری فراست رکھتے ہیں۔ گہری روحانیت کے حامل ہیں۔ بہت خلیق اور شفیق انسان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ امام جماعت احمدیہ سے میری پہلی ملاقات ہے اور میں بہت متأثر ہوا ہوں۔

❁......Ms.Barbera جو بین الاقوامی Charities کے ساتھ کام کرتی ہیں نے آج کی تقریب میں اپنی شمولیت پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ حضور کا جو پیغام ہے وہ اس لائق ہے کہ اسے دنیا میں ہر طرف مشتہر کرنا چاہئے تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ دینی تعلیمات امن کی علمبردار ہیں اور دین حق کے بارہ میں جو غلط خیالات پھیلائے جاتے ہیں ان کا ردّ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی مزید تقریبات کرتے رہنا چاہئے۔ تا کہ افہام و تفہیم بڑھے۔ انہوں نے کہا کہ آج جن خیالات کا اظہار میں نے سنا مجھے خوشی ہوئی کہ ہم سب ایک جیسے خیالات کے حامی ہیں۔

محترمہ باربرا صاحبہ نے مزید کہا کہ دوسرے کمرہ میں مجھے موجود خواتین سے بھی ملنے کا موقع ملا جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میرا ان سے جو تبادلۂ خیال ہوا اسے میں بہت قیمتی سمجھتی ہوں۔ بلکہ میں نے اظہار کیا کہ مجھے خواتین کے ساتھ ہی بیٹھنا چاہئے تھا۔ جس کی تلافی اب ہو جائے گی کیونکہ خواتین نے مجھے دعوت دی ہے کہ میں دوسرے وقت آ کر خواتین کے ساتھ چائے پیوں اور تبادلۂ خیال کروں۔ میں اس موقع کا بے چینی سے انتظار کروں گی کیونکہ جو جماعتی یکجہتی اور بھائی چارہ کی فضا میں نے یہاں محسوس کی مَیں اس کی بہت قدر کرتی ہوں۔

❁......محترمہ Linda Fabiani صاحبہ نے جو قریب کے زمانہ تک وزیر رہی ہیں نے خوشی کا اظہار کیا کہ اس عظیم الشان شہر کو آج خلیفہ کی آمد نے عزت بخشی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج جو کچھ میں نے یہاں سنا اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کی شخصیت بہت متاثر کرنے والی ہے۔ جن سے نرمی اور نیکی مترشح ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ یہی مذہب کا اصل مقصود ہے۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام بہت ہی مؤثر ہے۔ زندگی میں دراصل اسی قسم کے صاف اور کھرے نصب العین کارگر ہوتے ہیں۔

❁ایک معزز مہمان ڈاکٹر Malcolm Green نے کہا: آج جتنے مختلف طبقات فکر اور حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد یہاں آئے تھے وہ ضرور جماعت احمدیہ کے بارہ میں اور دنیا میں دین حق کے کردار کے بارہ میں کوئی نہ کوئی مثبت خیالات یہاں سے لے کر لوٹے ہیں کہ دین حق کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جو دوسروں کو بے دخل کرنے کے رجحانات رکھتا ہو۔ نہ ہی جھگڑالو اور تصادم کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور نہ یہ تخریب کاری کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے برعکس بنیادی طور پر اس کی تعلیمات محبت، رواداری اور امن سے زندگی گزارنے کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔

انہوں نے کہا یہ تو وہ پیغام ہے کہ ہم سب کو نہ صرف اس کو اپنانا چاہئے بلکہ اس کی مشق کرنی چاہئے۔

انہوں نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا کہ جماعت کو مزید ترقی حاصل ہو اور نئی بڑی بیت بنانے کی توفیق ملے۔ جس سے جماعت کو مزید روحانی ترقی ملے اور اس معاشرہ میں وہ روحانی اور اقتصادی خوشحالی پھیلانے والے بن جائیں۔

❁ ایک مہمان Robert Tomlinson نے جو روٹری کلب (ایک فلاحی ادارہ) سے تعلق رکھتے ہیں ایم ٹی اے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ گلاسگو شہر میں جو تقریبات ہوتی ہیں ان میں اتنی متأثر کرنے والی تقریب پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ اس قدر عظیم روحانی پیشوا ہمارے شہر میں تشریف لائے ہوں۔ میں اپنے لئے اس میں شمولیت کو باعث اعزاز سمجھتا ہوں۔ حضور کا پیغام جو تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لئے اور ان کے لئے بھی جو کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتے یکساں طور پر قابل قبول ہے۔ محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں کا پیغام بہت ہر دلعزیز پیغام ہے اور پھر جو حضور نے فرمایا کہ انسان کو نظر رکھنی چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک حسن سلوک کا کام ضرور کرے بہت عمدہ اور متاثر کرنے والا خیال ہے۔ اگر ہر انسان اس پر عمل کرے تو دنیا جنت نظیر بن جائے۔ یہاں سے میں یہ پیغام لے کر جا رہا ہوں کہ یہ مذہبی تنظیم ایسی ہے جو نہ صرف دوسرے مذاہب کے لئے رواداری رکھتی ہے بلکہ ان کے لئے بھی جو کوئی مذہب نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تعلیم تو ایسی ہے کہ میں چاہوں گا کہ تمام قومیتوں کے لیڈر اس پیغام کی اور اس جماعت کی سنجیدگی سے قدر کریں اور مزید تبادلۂ خیال کیا جائے تا کہ معلوم ہو سکے کہ ہم ایک دوسرے سے کیا سیکھ سکتے ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کے پاس کچھ ایسی چیز ہے جو سب کو سیکھنی چاہئے۔

❁ایک مہمان پروفیسر Stephen Mckinney جو یونیورسٹی آف گلاسگو کے مذہبی شعبہ کے ہیڈ ہیں نے جماعت کے بارہ میں کہا کہ یہ جماعت بہت ہی مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ کیونکہ اس وقت دنیا میں رجحانات کا ایک تصادم برپا ہے جہاں پر مذہبی خیالات کے اظہار کو ناپسند کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سیاست میں کسی مذہبی عقیدہ کا اظہار بھی نامناسب سمجھا جاتا ہے۔

اس اندھی صورتحال میں جماعت احمدیہ آواز بلند کر رہی ہے اور نہ صرف یہ ایک آواز ہے بلکہ ایک بہت ہی معقول روشنی کی طرف دعوت دینے والی آواز ہے۔ اور یہ آواز ہمیں بتاتی ہے کہ محمد (ﷺ) اور قرآن بنیادی طور پر امن اور انصاف کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی اہم خدمت ہے جو آپ لوگ انجام دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بہت ہی قابل ستائش امر ہے کہ نہ صرف آپ تبادلۂ خیال، مذاہب کے درمیان کرتے ہیں بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے درمیان تبادلۂ خیال کے علمبردار بھی ہیں۔

اس تقریب کی حاضری 200 کے لگ بھگ تھی جس میں سے 80 مہمان تھے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں احمدیت کی ترقی اور اشاعت کے سلسلہ میں اس تاریخی تقریب کے دوررس مثبت اثرات ظاہر فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17/اپریل 2009ء)

کرشمۂ قدرت اور غیبی ضیافت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں۔

برادر عزیز میاں غلام حیدر صاحب اور میں ایک دفعہ لاہور اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے۔ چند دنوں کے قیام کے بعد جب ہم نے گاؤں آنے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے ازراہ محبت یہ اصرار کیا کہ آپ ایک مہینہ اور ٹھہریں۔ مگر ہم دونوں کی طبیعت کچھ ایسی اچاٹ ہوئی کہ ہم نے مزید ٹھہرنا گوارا نہ کیا اور ان سے اپنا سامان اور دی ہوئی نقدی واپس مانگی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ہم انہیں سامان اور نقدی نہ دیں گے تو شاید یہ گاؤں جانے سے رک جائیں۔ ہمارا سامان ہمیں دینے سے انکار کر دیا اور نقدی بھی نہ دی۔ لیکن ہم نے صبح کا ناشتہ کرتے ہی گاؤں لوٹنے کا ارادہ کر لیا اور لاہور سے پیدل چل پڑے۔ نو پیسے ہمارے پاس تھے۔ دریائے راوی کے پتن پر آئے تو کشتی میں دو پیسے چراغی کے دے کر دریا کو عبور کیا۔ چلتے چلاتے جب موضع کامونکی سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر پہنچے تو سورج غروب ہو گیا۔ ادھر میاں غلام حیدر صاحب کو سفر کی تھکان اور سردی کی شدت سے بخار سا محسوس ہونے لگا۔ پاس ہی ایک سکھوں کا گاؤں منیس نام تھا۔ ہم نے چاہا کہ رات وہاں بسر کر لیں مگر کوئی صورت نہ بنی۔ آخر افتاں و خیزاں رات کے دس بجے موضع کامونکی پہنچے اور وہاں ایک ویران مسجد میں قیام کیلئے ڈیرے ڈال دیئے۔ مسجد کا ایک ہی کمرہ تھا۔ جس میں کچھ کسیر بچھی ہوئی تھی اور اس کے ایک گوشہ میں ایک مسافر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے میاں صاحب موصوف کو وہاں لٹا دیا اور اپنا کھیس اتار کر ان کے اوپر دے دیا اور خود باقی نقدی لے کر کھانا وغیرہ مہیا کرنے کیلئے بازار کی طرف چل پڑا۔ جب بازار پہنچا تو دیکھا کہ تمام دکانیں بند تھیں اور سارے گلی کوچے سنسان پڑے تھے۔ کوشش کے باوجود جب کوئی سبیل نہ بنی تو میں مسجد میں واپس آ گیا دیکھا تو میاں غلام حیدر صاحب کا بخار بہت ہی تیز ہو چکا تھا۔ اب میں حیران ہوا کہ اس غریب الوطنی میں اگر خدانخواستہ میاں غلام حیدر صاحب کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو کیا ہو گا۔ یہ خیال کر کے میرا دل بھر آیا اور میں خدا کے حضور سجدہ میں گڑگڑا کر خوب رویا اور بہت دعا کی۔ خدا کی قدرت ہے کہ دعا کے بعد جب میں ناک صاف کرنے کیلئے مسجد کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی آدمی ایک ہاتھ میں گرم گرم روٹیوں اور حلوے کا ایک طشت اٹھائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں گوشت کے گرم گرم سالن کا پیالہ اٹھائے ہوئے کھڑا ہے۔ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کے دو بجے کے قریب یہ شخص کھانا اٹھائے ہوئے یہاں کیسے کھڑا ہے۔ خیر میں نے پوچھا کہ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں آپ ہی سے ملنا چاہتا ہوں آپ میرے ہاتھ سے یہ کھانے کے برتن لے لیں۔ میں نے پوچھا کہ کھانا کھانے کے بعد ان برتنوں کو کہاں رکھوں۔ کہنے لگا وہیں رکھ دینا۔ میں نے مسجد کے اندر آ کر جب اس کھانے میں سے کچھ میاں غلام حیدر کو کھلایا تو ان کی طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد وہ کھانا میں نے بھی سیر ہو کر کھایا، مگر پھر بھی ایک آدمی کا کھانا بچ گیا۔ وہ مسافر جو ہمارے ساتھ مسجد میں لیٹا ہوا تھا اس نے کہا میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ وہ کھانا اسے دے دیا گیا اور اس نے بھی پیٹ بھر لیا تو اس کے بعد ہم نے برتنوں کو وہیں رکھ دیا اور خود اس کمرہ کی کنڈی چڑھا کر سو گئے۔ صبح دیکھا تو اس کمرہ کی زنجیر اسی طرح لگی ہوئی تھی۔ اور وہ مسافر پڑا خراٹے لے رہا تھا مگر وہ برتن غائب تھے۔ سچ ہے جو خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح موعود کو فرمایا۔ ''اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں''۔

(حیات قدسی جلد اول ص 41)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب رخصتانہ

۞ مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد صدیقی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی مکرمہ بشریٰ صدیقی صاحبہ کی تقریب رخصتانہ 8/اپریل 2009ء کوالرفیع بینکوئٹ ہال ربوہ میں عمل میں آئی تلاوت ونظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ مکرمہ بشریٰ صدیقی صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 21 ستمبر 2008ء کومکرم جواد احمد صاحب ڈوگر ابن مکرم مختار احمد صاحب ڈوگر صدر محلّہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ کے ساتھ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض پانچ ہزار نو پونڈ حق مہر پر بیت نصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں کیا۔ دلہن حضرت حکیم محمد صدیق صاحب میانوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالکریم بھٹی صاحب ٹمبر مرچنٹ سرگودھا کی نواسی ہیں اور دلہا مکرم چوہدری چراغ دین صاحب ڈوگر سیالکوٹ کے پوتے اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ڈوگر سیالکوٹ کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

۞ مکرم شیخ مقبول احمد امینی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم طلعت محمود امینی صاحب جرمنی کو مورخہ 27 مئی 2009ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فراست محمود امینی عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچہ وزچہ کی صحت اور نومولود کے خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

۞ آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی کو آفس سیکرٹری اور اسسٹنٹ درکار ہیں ۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 جون 2009ء ہے۔ رابطہ کیلئے www.ogra.pk

۞ پاکستان نیوی کو کیڈٹ درکار ہیں۔ یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کو پروفیسرز درکار ہیں۔

نوٹ تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 24 مئی 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

۞ Smeda کو مختلف آسامیوں کیلئے نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے 5th فلور، بحریہ کمپلیکس II ایم ٹی خان روڈ کراچی Uan:021-111-111-456 ویب سائٹ www.smeda.org.pk

۞ بائر کراپ سائنس (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو مختلف آسامیوں کیلئے نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے پلاٹ نمبر 23، سیکٹر 22، کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی۔

۞ ایکسپریس نیوز کو پرنٹنگ شعبہ اور براڈ کاسٹنگ شعبہ میں انگلش اور اردو جاننے والے نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

www.expressnews.tv/jobs

۞ حرا فاؤنڈیشن سکول کراچی کو تجربہ کار خواتین درکار ہیں رابطہ کیلئے ۔ جامعہ دارالعلوم کراچی 14 مین کورنگی انڈسٹریل ایریا روڈ کراچی۔

فون: 021-5040933,5872866

8578811,5049774,Ext,374

۞ انٹرلوپ فیصل آباد کو اسسٹنٹ مینیجر انوینٹری مینجمنٹ کی آسامی کیلئے نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

career@interloop.com.pk

www.interloop-pk.com

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 31 مئی 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

ضرورت کارکنان

دارالذکر لاہور میں مندرجہ ذیل عملہ کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔

(1) ڈرائیور (2) باورچی (3) سیکیورٹی گارڈ (4) دفتری (5) چوکیدار

درخواست، شناختی کارڈ کی عکسی نقل نیز امیر/صدر صاحب کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ امیر صاحب لاہور کے نام اس اعلان کی اشاعت کے دس یوم کے اندر ارسال کریں۔ معاوضہ/مشاہرہ ملاقات کے وقت طے کیا جائے گا۔

مقامی طور پر دفتری اوقات میں مکرم شیخ ریاض محمود صاحب اور مکرم کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی صاحب سے فون نمبرز 6366530 اور 6316793 پر رابطہ یا ملاقات کی جا سکتی ہے۔ انٹرویو کیلئے بلائے جانے کے وقت کوئی عوضانہ نہیں دیا جائے گا۔

(نائب امیر لاہور)

نماز باجماعت اور تہجد کے قیام کی تحریک

1942ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں یہ افسوسناک اطلاعات موصول ہوئیں کہ قادیان کے بعض احمدی نمازوں میں سست ہیں۔ حضور نے 5 جون 1942ء کو خاص طور پر اسی مسئلہ پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں نماز باجماعت کی شرعی اہمیت واضح کرنے کے بعد انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کا فرض مقرر فرمایا کہ وہ قادیان میں اس امر کی نگرانی رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں کوئی دکان کھلی نہ رہے اور نماز کے متعلق ہر شخص اپنے ہمسائے کی اس طرح جاسوسی کرے جس طرح پولیس مجرموں کی جاسوسی کا کام کرتی ہے۔ نیز فرمایا کہ میں اس کے بعد ان لوگوں کو مذہبی مجرم سمجھوں گا جو نماز باجماعت ادا نہیں کریں گے۔ اور انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کو قومی مجرم سمجھوں گا کہ انہوں نے نگرانی کا فرض ادا نہیں کیا۔ اس کے ساتھ حضور نے بیرونی جماعتوں کو بھی توجہ دلائی کہ ’’انہیں بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں اور عورتوں اور مردوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اگر اس بات میں وہ کامیاب نہیں ہو سکتے تو وہ ہرگز خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے چاہے وہ کتنے ہی چندے دیں اور چاہے وہ کتنے ہی ریزولیوشن پاس کر کے بھجوا دیں‘‘۔ (الفضل 7 جون 1942ء صفحہ 2,1)

سیدنا المصلح الموعود نے 23 جون 1944ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائی کہ:

’’خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سو فیصدی نوجوان تہجد کے عادی ہوں یہ ان کا اصل کام ہوگا جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔ قرآن کریم نے تہجد کے بارے میں اَشَدُّ وَطۡأً فرمایا ہے یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے...... باقاعدہ تہجد پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ سو فیصدی تہجد گزار ہوں الا ماشاء اللہ سوائے ایسی کسی صورت کے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کر سکیں اور خدا تعالیٰ کے حضور ایسے معذور ہوں کہ اگر فرض نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کر سکیں تو قابل معافی ہوں گے‘‘۔ (الفضل 7 جولائی 1944ء صفحہ 3 کالم 1)

حضرت مصلح موعود نے 13 جون 1947ء کے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو ملک کی تشویشناک صورت حال کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’آجکل ہمارے ملک پر ابتلاء کے بعد ابتلاء آرہا ہے ہر آنے والا معاملہ پہلے کی نسبت زیادہ سنگین اور شدید صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس وقت تقسیم ملک کا سوال درپیش ہے اور اس کے متعلق جس جس رنگ میں تجویزیں پیش ہو رہی ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ ہمارا ملک کہیں ایسی شکل نہ اختیار کر جائے جیسا کہ ہزار پائے کے پاؤں ہوتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ملک کے چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے گئے تو کوئی حصہ بھی آزادی کے ساتھ ترقی نہیں کر سکے گا...... پس ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں بلکہ تمام بالغ مرد اور عورتوں کو تہجد کے لئے اٹھنا چاہئے اور اگر زیادہ نہیں تو دو نفل ہی پڑھ لینے چاہئیں اور جو مرد اور عورتیں اس سے پہلے تہجد نہیں پڑھتے انہیں باقاعدگی کے ساتھ تہجد پڑھنی شروع کر دینی چاہئے اور نہایت تضرع اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مشکلات کا حل پیدا کرے اور یہ مصیبت ہمارے ملک کے لئے باعث رحمت بن جائے‘‘۔ (الفضل 16 جون 1947ء)

اعلان داخلہ

۞ (AIR) ائیر یونیورسٹی اسلام آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) بیچلر انجینئرنگ ان الیکٹرونکس ٹیلی کام ، میکا ٹرونکس ، میکینکل (ii) بی ایس کمپیوٹر سائنس (iii) بی بی اے آنرز ان مارکیٹنگ، ایچ آر ایم ، بینکنگ اینڈ فنانس (iv) ایم بی اے (مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، بینکنگ اینڈ فنانس) (v) ایم ایس (میکاٹرونکس، الیکٹریکل، ایرو سپیس ، ایوی اونکس ، بینکنگ اینڈ فنانس ، جنرل مینجمنٹ) (vi) ایم ایس میتھ میٹیکل، ماڈلنگ اینڈ سائنٹیفک کمپیوٹنگ (vii) ایم اے ان اپلائیڈ لینگوئسٹکس اینڈ انگلش لینگویج ٹیچنگ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 جولائی 2009ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 4,5 جولائی 2009ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.au.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

آزمائشی گیس کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے
گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کے لئے، ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ ، ہائی بلڈ، پریشر خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سیمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات ومفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون نمبر: 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)
ہمیں اپنے مشہور پراڈکٹس کیلو فری سیرپ (مٹی چھوڑ سیرپ) ودیگر ادویات کے لئے پاکستان کے مختلف شہروں سے ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے خواہشمند پارٹیاں رجوع کریں۔
مظہر فارما و ہسپتال احمد نگر ربوہ
فون: 047-6211544,0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

خبریں

17 ویں ترمیم کے خاتمے پر مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی میں اتفاق

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکہ کے نمائندے خصوصی رچرڈ ہالبروک نے کہا ہے کہ شدت پسندوں کے خلاف پاکستان نے وہی کچھ کیا جو اسے کرنا چاہئے تھا۔ 17 ویں ترمیم کے خاتمہ پر صدر زرداری اور میاں نواز شریف میں اتفاق ہو چکا ہے۔ یہ باتیں رچرڈ ہالبروک نے ایوان صدر میں پریس کانفرنس کے دوران کہیں۔

عسکریت پسندوں کو مکمل شکست دینے میں 2 ماہ لگ سکتے ہیں

سیکیورٹی فورسز نے بونیر میں سلطان واس اور پیر بابا کے علاقے کو شدید مزاحمت اور طویل لڑائی کے بعد کلیئر کرا لیا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر میجر جنرل اطہر عباس نے کہا ہے کہ بڑے شہروں اور قصبوں کو تین دن میں خالی کرا کے کنٹرول حاصل کر لیں گے تاہم عسکریت پسندوں کو مکمل شکست دینے میں مزید 2 ماہ لگ سکتے ہیں۔

میرانشاہ سے عیسیٰ خیل داخل ہونے والے 2 برقعہ پوش خودکش حملہ آور گرفتار

میرانشاہ سے عیسیٰ خیل میں داخل ہونے والے 2 برقعہ پوش خودکش حملہ آوروں کو گرفتار کر کے خودکش حملہ میں استعمال ہونے والی خودکش جیکٹس برآمد کر لی گئیں۔ راولپنڈی میاں چنوں، لوئیر دیر کے مہاجر کیمپوں اور ایبٹ آباد سے کالعدم تنظیموں کے ارکان سمیت 300 سے زائد افراد بھی پکڑے گئے۔

نئی دہلی میں پاکستانی ہائی کمشنر کی طلبی

بھارتی وزارت خارجہ نے نئی دہلی میں تعینات پاکستانی ہائی کمشنر کو طلب کر کے کالعدم جماعت الدعوۃ کے سربراہ حافظ سعید کی رہائی پر بھارت کی تشویش سے آگاہ کیا ہے۔ ادھر بھارتی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ تعلقات معمول پر لانا چاہتے ہیں۔

ربوہ میں بے ترتیب لوڈشیڈنگ

ویسے تو پورے ملک میں عوام کو بجلی کی کمی کا سامنا ہے اور تاریخ پاکستان کی بدترین لوڈشیڈنگ سے بچے، بڑے بہت متاثر ہو رہے ہیں۔ لیکن ربوہ اور گردونواح میں چند دن سے بجلی کی آنکھ مچولی کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔ 4 جون کو چند منٹ بجلی کے دیدار کے بعد لوڈشیڈنگ سے عوام گرمی کی اس شدت میں بے حال ہو گئے، بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہی ربوہ کے اکثر علاقے پانی کی شدید کمی کا شکار ہیں۔ عوام کی طرف سے متعلقہ حکام سے اپیل کی جاتی ہے کہ بجلی کی لوڈشیڈنگ اگر ضروری ہے تو شیڈیول کے مطابق کی جائے تاکہ شہریوں کی تکلیف میں برائے نام ہی سہی کمی تو ہو۔

جلسہ یوم خلافت و تقریب تقسیم انعامات سہ روزہ تربیتی پروگرام

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ)

۞ محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح شرقی ربوہ کو مورخہ 26 تا 28 مئی 2009ء سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 29 مئی 2009ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بیت الفتوح دارالفتوح شرقی ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدازاں عہد دہرایا گیا اور نظم ہوئی۔ بعدہٗ مکرم عامر احمد شفیق صاحب زعیم محلّہ دارالفتوح شرقی ربوہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس بابرکت پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ اس پروگرام کا افتتاح مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ اس پروگرام میں دوبار نماز تہجد ادا کی گئی جو 26 اور 27 مئی کو یوم خلافت کے حوالہ سے رکھی گئیں۔ 6 علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں 65 خدام نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں 4 انفرادی مقابلہ جات اور 4 اجتماعی مقابلہ جات ہوئے۔ جس میں 75 خدام نے شرکت کی۔ محلّہ کے اس سہ روزہ تربیتی پروگرام میں تمام خدام نے بھرپور انداز میں حصہ لیا اور اس بابرکت پروگرام کو کامیاب بنایا۔ بعدازاں مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی اور کامیاب ہونے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے اس کامیاب پروگرام کی احباب محلّہ کو مبارکباد دی اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ تقریب کے اختتام پر تمام احباب کرام کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ حاضری 225 افراد تھی۔ (اے۔ نور)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ میری بھتیجی راضیہ اسحٰق عمر 4 سال بنت مکرم محمد اسحٰق صاحب برطانیہ کا دل کے سوراخ کا آپریشن لندن کے ہسپتال میں مورخہ 5 جون 2009ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سوئمنگ کوچنگ کیمپ

۞ سوئمنگ پول اس سیزن کیلئے (انصار، خدام، اطفال) صبح کی شفٹ 6 بجے سے 6-45 بجے اور شام کو نماز عصر اور مغرب کے درمیان دو شفٹوں کیلئے جاری ہے۔ مورخہ 6 جون 2009ء سے اطفال کیلئے کوچنگ کیمپ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ جو صبح کی شفٹ کے بعد ہوگا۔ سوئمنگ سیکھنے کے خواہشمند اطفال دفتر سوئمنگ پول سے رابطہ کریں اس کے لئے ممبر شپ کارڈ بنوانا ضروری ہوگا۔

(انچارج سوئمنگ پول)

داخلہ دارالصناعہ

۞ دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک

2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ

3۔ ووڈ ورک (کارپینٹر)

4۔ ویلڈنگ و سٹیل فیبریکیشن

5۔ جدید باغبانی

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن

2۔ جنرل الیکٹریشن

3۔ پلمبنگ

4۔ کمپیوٹر کورس

5۔ ڈرائیونگ

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ / فون نمبر 047-6002033 اور 047-6211065 سے رابطہ کریں۔

☆ کلاسز کا آغاز یکم جولائی 2009ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ تمام طلباء جو ادارہ ہذا سے کورسز مکمل کر چکے ہیں ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے درخواست ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے حاصل کر لیں۔

(نگران دارالصناعہ)

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب 5 جون

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	1:07
غروب آفتاب	8:13

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,Fax:6213966

صاحب جی فیبرکس
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6214300

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

Seminar Study in the Uk

Meet Mr. Farrukh Luqman representative of the followingTop Class Universities and get admission and visa information according to the New Policy (TIRE-4,P.B.S)

- Dundee University
- Kingston University
- Glasgow University
- Staffordshire University
- University of Wales
- Heriot Watt University
- Canterbury Church University
- Canterbury church University
- Newcastle College
- St. Mary's University College London
- "LCA" London College of Accountancy
- Kingston College - London
- West Thames College London
- South Thames College London

Venue /Time

PC Hotel Lahore (Board Room "F")
8 th June Monday 11:30am to 8:00pm
please bring copies of educational documents+ 2Reference Letters for admission.

EC
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 /0302-8411770
www.educationconcern.com/
info@education concern.com

FD-10